Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : UG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   B.A. (Hons) Part III, Paper - 6th
7. Title/Heading of e-content : HALI KE NAQD WA NAZAR ME URDU MARSIA NIGARI
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

07-9-2020

حالی کے نقد و نظر میں اردو مرثیہ نگاری

B.A. (Hons), Part-III, Paper-6th

حالی نے مرثیوں کے سلسلے میں بھی اپنی رائیں دی ہیں۔ انھوں نے مرثیہ کو اخلاق شاعری میں شمار کیا ہے۔ پہلے اس کی طرف اشارے کیے ہیں قدیم مرثیہ گویوں کے نام گنائے ہیں اور ان کی مرثیہ گوئی کی خوبیوں کو اجاگر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"ہمارے قصائد کی حالت تو ناگفتہ بہ ہے البتہ ہمارے شعراء نے مرثیہ میں ایک خاص قسم کی نمایاں ترقی کی ہے۔ مرثیہ کا اطلاق ہمارے زیادہ تر شہدائے کربلا اور خاص کر جناب سیدالشہداء کے مرثیہ پر ہوتا ہے۔"

اس کے بعد حالی مرثیہ کی تعریف بیان کرتے ہیں:

"مرثیہ کی ابتدا اول اسی بنیاد پر ہوئی تھی جو کہ قدرت نے تمام انسانوں کو یکساں طور پر تعلیم کیا ہے یعنی میت کو یاد کر کے حزن و غم کا اظہار کرنا اور اپنے بیان سے دوسروں کو مغموم بنانا"

حالی کی یہ تعریف بہت مناسب ہے۔ لیکن اردو میں مرثیہ نگاری کا رواج اس سے مختلف ہے۔ یہاں مرثیہ سے مراد ہوتی ہے واقعات کربلا کی پیشکش اور شہدائے کربلا کا عزم و استقلال، پامردی اور جذبہ سرفروشی۔ یہ چیزیں بہت اہم ہیں۔ اور اگر ان تمام واقعات کا اظہار اس طرح ہوتا ہے کہ دوسروں کے اندر بھی یہی صفات پیدا کرنے کا موجب ہوتا تو واقعی اخلاقی عنصر کا پہلو مفید حد تک ہو سکتا تھا لیکن ہمارے مرثیہ نگاروں نے شہدائے کربلا کی زندگی کو ناقابل تقلید حد تک مافوق الفطری بنا دیا ہے۔ دوسری چیز جو مرثیوں میں بری طرح کھٹکتی ہے وہ واقعہ نگاری کا فقدان ہے۔ ایک طرف ستر بہتر بے سروسامان افراد اور دوسری طرف ٹڈی دل فوج

لیکن معرکہ جنگ یوں بیان کیا جاتا ہے جیسے عظیم الشان فوجوں میں قیامت کا رن پڑا ہے۔ ایک طرف تو صبر و ضبط، استقلال کا یہ عالم دکھایا جاتا ہے کہ عورتیں اپنے بچوں سے پہلے جام شہادت نوش کرنے کی تڑپ رکھتی ہیں اور دوسری طرف ہر خبر شہادت پر خیمے سے آہ و بکا کی صدائیں بلند ہوتی ہیں جیسے ہندوستان کے متوسط خاندان کی عورتوں کے یہاں یہ عالم غم میں دیکھنے ہیں اور صبر و ضبط کا جو نقشہ کھینچا گیا تھا وہ معدوم ہو جاتا ہے۔

ہمارے مرثیوں کا اصل مقصد رلانا رہا ہے اور اس گریہ و الحاح کو باعثِ نجات اخروی سمجھا جاتا ہے اس لیے ان واقعات کی پیش کش کا مقصد کبھی بھی اخلاقی درستگی نہیں رہا ہے۔ موثر جذبات نگاری کے لیے شرط اول جذبات پر قابو ہے۔ مرثیوں میں کسی استثنیٰ کے بغیر میں نے جذباتیت کو ابھرنے کا موقع دیا۔

حالی نے مرثیہ نگاری کے لیے جو رائیں دی ہیں وہ نہایت مناسب ہے۔ اگر مرثیہ کو بحیثیت صنف ترقی کرنا ہے تو اس کے دائرہ کو وسیع کرنا ہوگا۔ واقعات کربلا کی اہمیت سے انکار نہیں اور اگر ان واقعات کو غیر ضروری حشو و زوائد سے پاک کرکے صرف اس صداقت اور جرأت کا آئینہ بنایا جائے جو حق کے لیے سید الشہدا حضرت امام حسینؓ اور ان کے قرابت مندوں میں تھی تو اس کا اخلاقی پہلو منفعت بخش ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ میدان کربلا کے علاوہ ان ایسے افراد کی موت پر مرثیے لکھے جانے چاہئیں جن کی زندگی نیکی، شرافت، صداقت اور فلاح جیسا کے لیے نمونہ ہو۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course : B.A. (Hons) Part III, Paper- 6th
Title/Heading of E-Content : HALI KE NAQD WA NAZAR ME URDU MARSIA NIGARI

What app No. 9431632576